خس و خاشاکِ گلزارِ ادب سب رہ گئے جل کر
گرائیں تو نے ایسی بجلیاں محمود شیرانی

قیامت تک شہادت دیں گے تیری دیدہ ریزی کی
تری لکھی ہوئی سو کا پیاں محمود شیرانی

ادب کے جسم و جاں کو تیرے تحقیقی مضامیں سے
ہوئی حاصل حیاتِ جاوداں محمود شیرانی

قیامت تک کرے گا فخر اپنی خوش نصیبی پہ
ترا پیارا وطن ہندوستاں محمود شیرانی

ہزاروں اہلِ علم و فن کی تخلیقات پر بھاری
ترے مسودوں کی کچھ کاپیاں محمود شیرانی

وہ خنداں عمر گزری جس کی ماحول روایت ہیں
عقیدت سے ہے تیرا مدح خواں محمود شیرانی!

قطعہ

منشی احمد رضا خاں
رضا ٹونکی

جنھوں نے علم کی سارے جہاں میں کی گل افشانی
کہ جو تھے پیکرِ انساں میں گویا فضلِ ربانی
جو ہم سے ہو گئے رخصت ہوئے جو داخلِ جنت
وہی تھے حافظِ قرآں رحمنا، محمود شیرانی

۲۸ فروری سنہ ۱۹۷۲ء